ہفتہ وار رسالہ:212
WEEKLY BOOKLET:212

امیرِ اہلِ سنّت سے بچوں کے بارے میں سوالات

صفحات 17

- دینی ماحول میں سالگرہ منانے کا انداز 03
- بچوں کی حفاظت کا وظیفہ 09
- زبان کی لکنت دور کرنے کا وظیفہ 07
- بچوں کی ضد دور کرنے کا روحانی علاج 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت سے بچّوں کے بارے میں سوالات

دُعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے بچّوں کے بارے میں سوالات“ پڑھ یا سُن لے، اُسے دین و دنیا کی بَرَکات سے مالا مال فرما کر دینی مسائل پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: **مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ پاک تم پر رَحمت بھیجے گا۔** (الکامل لابن عدی، 5/505)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

سالگرہ کس انداز سے مَنانی چاہیے؟

سوال: آپ کے رضاعی (دودھ کے رشتے کے) پوتے حسن رضا عطاری بن علی رضا ماشاءَ اللہ 13 جمادی الاولیٰ 1440 سنِ ہجری کو تین سال کے ہوئے۔ اس حوالے سے ایک تقریب کا اِہتمام کیا گیا، جس میں نہ کیک کاٹا گیا اور نہ ہی اِس طرح کی دِیگر چیزیں ہوئیں بلکہ نعت خوانی اور نیاز کا اِہتمام کیا گیا۔ یہ اِرشاد فرمائیے: کیا ہم اس موقع کو بھی حُصُولِ ثواب کے لیے اِستعمال کر سکتے ہیں؟ نیز بچّوں کی سالگرہ کس انداز سے منانی چاہیے؟

جواب: سُبحانَ اللہ! جس طرح حسن رضا کی سالگرہ یعنی Birth Day منائی گئی وہ بہت ہی

www.dawateislami.net

بَرَکت کا باعث ہے کیونکہ جس مکان میں یہ سلسلہ ہوا اس مکان میں ذِکرِ خُدا و ذِکرِ مصطفٰے ہو رہا تھا اور دُعائیں مانگی جا رہی تھیں اور ایسے موقع پر رَحمت کا نُزُول ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سفیان بن عُیَینہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نیکوں کے ذِکر کے وقت رَحمت کا نُزُول ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 7 / 335، رقم: 10750) تو جب نیکوں کے سردار، شہنشاہِ اَبرار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذِکرِ خیر ہو گا اور ان کی نعت پڑھی جائے گی کیا اُس وقت رَحمت نازل نہیں ہو گی؟ پھر جب رَحمت کا نُزول ہو گا تو جو لوگ وہاں موجود ہوں گے کیا وہ اس رَحمت کی بَرسات میں نہیں نہائیں گے؟ اور جب یہ سب لوگ اس رَحمت کی برسات میں نہائیں گے تو جس کی سالگرہ مَنائی جا رہی ہے وہ مَدَنی پھول بھی وہاں موجود ہو گا تو کیا رَحمت کے چھینٹے اس پھول پر نہیں پڑیں گے؟ اور جس پر رَحمت نازِل ہو گی کیا اسے بَرَکت نہیں ملے گی؟ بیشک اس محفل سے دُعائیں بھی ملیں گی اور بَرَکات بھی حاصِل ہوں گی۔ سالگرہ وغیرہ کے موقع پر اس اَنداز سے تَقارِیب اور مَحافل کا اِنعقاد کرتے رہنا چاہیے۔ اَلبتّہ جب بھی محفلِ نعت کا اِہتمام کریں تو ایک مبلّغ کو ضَرور بُلائیں جو سُنَّتوں بھرا بیان کرے، مَدَنی پھول دے اور اِصلاح کی کوئی بات بتائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے یہاں دُعاؤں کا رَواج ہے تاکہ بچّوں کو دُعائیں اور ان کا ثَمَر بھی ملے اور آخرت میں بھی اس کا حصہ ہو۔

بچّوں پر بزرگانِ دِین کی نظر ڈلوانے کے فَوائد

قرآنِ پاک میں دُعا کی قبولیت کی بشارت موجود ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (پ24، المؤمن: 60) ترجَمۂ کنزُ الایمان: "مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔" جو بچے نیک بنتے، زیورِ عِلم سے آراستہ ہوتے اور دِینِ متین کی خدمت کرتے ہیں، کیا بعید (بچپن میں) ان کو دُعائیں ملتی ہوں اور ان دُعاؤں کے اَثرات کی وجہ سے وہ اتنا بڑا مقام حاصِل کرتے ہوں! اگرچہ یہ

کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ میرے حق میں کس کی دُعا قبول ہوئی ہے۔ پہلے کے لوگ اپنے بچوں کو بزرگانِ دِین رحمۃ اللہ علیہم کی بارگاہ میں لاتے، ان کے لیے دُعا کرواتے، اپنے بچوں پر ان کی نظر ڈلواتے اور ان سے دَم کرواتے تھے۔ جب میرے لیے حفاظتی اُمور کے مَسائل نہیں تھے اور مجھے مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے کی آزادی تھی اس وقت میں نے بارہا دیکھا ہے کہ بڑی عمر کے لڑکے چھوٹے بچوں کو اُٹھائے یا برتن میں پانی لیے مسجد کے باہر کھڑے ہوتے تھے تاکہ جو بھی نمازی آتا جائے اس بچے یا پانی پر دَم کرتا جائے۔ اب بھی شاید ایسا کرتے ہوں، یہ ایک اچھا اور نیک کام ہے اس طرح کرنے سے اللہ پاک کی رَحمت شاملِ حال ہوتی ہے اور خوب بَرَکتیں بھی ملتی ہیں۔ بہر حال ہم سب کو بیان کردہ طریقے کے مُطابق اپنے بچوں کی سالگرہ منانی چاہیے۔

دینی ماحول میں سالگرہ مَنانے کا اَنداز

سُوال دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بچوں کی سالگرہ مَنانے کا اَنداز کیا ہے؟

جواب ہمارے دینی ماحول میں سالگرہ مَنانے کا اَنداز یہ ہے کہ محفلِ نعت کا پروگرام کیا جاتا ہے۔ پھر نیاز کا اِہتمام کرکے اسے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، غوثِ پاک اور دِیگر بُزُرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کی بارگاہ میں نَذر کیا جاتا ہے۔ ورنہ تو عام طور پر سالگرہ مَنانے میں کیک کاٹنا، شمعیں جلانا اور پھر بجھانا اور مَعاذَ اللہ غُبارے پھوڑنا ہوتا ہے حالانکہ غُبارے پھوڑنا جائز نہیں کیونکہ یہ مال کا ضائع کرنا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں یہ طریقہ نہیں ہے۔ اگر کوئی اس طرح کرتا ہے تو اس کے متعلق یہ نہ کہا جائے کہ یہ دعوتِ اسلامی والا ہے۔ دینی ماحول میں سالگرہ مَنانے کا جو انداز ہے یہ جائز طریقہ ہے، کوئی بھی عقلمند اسے غَلَط نہیں کہے گا۔ ہاں! اسے سُنّتوں بھرا نہ کہا جائے۔ اِسی طرح اگر آپ بھی اپنے بچوں کی سالگرہ

منائیں تو اسی بہانے کچھ رِشتہ داروں کو جمع کر لیں اور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی نیاز کر لیں۔ کسی نیک آدمی مثلاً مسجد کے امام صاحب، کسی عالم صاحب یا کسی مُبلّغ کو بُلا کر بچوں کے لیے دُعا کروائیں، اِن شاءَ اللہ ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ پائیں گے۔

دِن بدن عمر میں اِضافہ ہوتا ہے یا کمی؟

سُوال سالگرہ کے موقع پر کہا جاتا ہے: ”بچہ ایک سال اور بڑا ہو گیا“ کیا واقعی بچے کی عمر میں اِضافہ ہوتا ہے اور ایسے موقع پر اِس طرح کے جملے بولنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب آج کل سالگرہ کے موقع پر لوگ کہتے ہیں: ”بچہ اتنے سال کا ہو گیا اور اتنا بڑا ہو گیا“ دَر حقیقت وہ بڑا نہیں ہوتا بلکہ چھوٹا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اللہ پاک کے عِلم میں حسن رضا کی عمر 92 سال ہو اور اب اس نے تین سال گزار لیے تو یہ بظاہر بڑا ہوا ہے اس کو بڑا بولنے میں کوئی حَرج بھی نہیں ہے لیکن حقیقت میں یہ 89 سال کا رہ گیا ہے یعنی یہ تین سال چھوٹا ہو چکا ہے۔ سالگرہ کے موقع پر اس انداز سے بھی عبرت حاصِل کی جا سکتی ہے۔ آج کل بوڑھے بوڑھے لوگ بھی اپنی سالگرہ مناتے اور خوش ہوتے ہیں حالانکہ بوڑھا اور خوشی یہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ بوڑھا مسکراتا بھی ہے تو اس کے پیچھے غموں کی دُنیا ہوتی ہے، اگر وہ ہنستا ہے تو پیچھے صَدموں کا طوفان ہوتا ہے مگر یہ اسی بوڑھے کے ساتھ ہوتا ہے جو حُسّاس طبیعت ہو، جس کے پیشِ نظر اپنی موت رہتی ہو اور وہ خوفِ خُدا رکھنے والا ہو۔ جو بوڑھے لوگ غفلت کا شِکار ہوتے ہیں ایسے بوڑھے میری مُراد نہیں ہیں۔ میں ان کی بات کر رہا ہوں جن کو میری یہ باتیں سمجھ آتی ہیں اور ان کو اس بات کا شُعُور بھی ہوتا ہے۔

سالگرہ پر غُبارے پھوڑنا اور کیک کاٹنا کیسا؟

سُوال سالگرہ پر غُبارے پھوڑنا اور کیک کاٹنا کیسا؟

www.dawateislami.net

جواب فی زمانہ تو سالگرہ کے موقع پر لوگوں کا یہی حال ہے کہ خوب قہقہے بلند کرتے، زور زور سے Happy BirthDay کہتے ہوئے غُبارے پھوڑ رہے ہوتے ہیں، حالانکہ غُبارہ پھوڑنا اِسراف اور ایک فضول چیز ہے، اس میں مال ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔ صِرف غبارے لگانا ناجائز نہیں بلکہ انہیں پھوڑ کر ضائع کر دینا اِسراف ہے لہٰذا ایسی رَسم شروع ہی نہ کی جائے جس سے مَسائل کا سامنا کرنا پڑے۔ ہم لوگ سالگرہ پر نہ تو غبارے لٹکاتے ہیں اور نہ ہی کیک کاٹتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ میری سالگرہ یعنی BirthDay، 26 رَمضانُ المبارک کو اسلامی بھائی مَناتے ہیں مگر مجھے معلوم ہے کہ اس سے مجھے خوشی ہوتی ہے یا کیا ہوتا ہے؟ ”مَنْ آنَم کہ مَنْ دَانَم یعنی میں اپنے بارے میں جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں؟“ اس میں بعض اسلامی بھائی کیک کاٹتے ہیں، یہ کیک مجھے بھی ملے ہیں مگر میں ایسا کرنے والوں کو ہر بار سمجھاتا ہوں کہ اس بار کیک کاٹ لیا مگر آئندہ ایسا نہیں کرنا۔ میں اِس طرزِ عمل کو رَواج دینا نہیں چاہتا کیونکہ سالگرہ کی عام تقاریب میں جب کیک کٹتا ہے تو تالیاں بجتی، HappyBirth Day بولتے ہوئے گلے پھاڑے جاتے اور خوب قہقہے لگا کر ہنسا جا رہا ہوتا ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ اس میں کتنی سنّتیں چُھوٹ رہی ہوتی ہیں پھر ان سب سے بڑھ کر مَرد و عورت کا بے پردہ ملنے جلنے اور ساتھ ساتھ تالیاں بجانے کا بھی سلسلہ ہوتا ہے جبکہ ”مرد و عورت کا بے پَردہ اِختلاط اور تالیاں بجانا حرام ہے۔“ (بہارِ شریعت، 3 / 511، حصہ: 16 ماخوذاً) لہٰذا کیک کاٹنے اور تالیاں بجانے کے بجائے نعت خوانی کا اِہتمام کیا جائے، اگر نعت خوانی میں کسی کا دِل نہ بھی لگے تو وہ تالیاں بجانے اور اس جیسے دِیگر گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ اس کے کانوں میں نعتِ پاکِ مصطفےٰ رَس گھولتی رہے گی یوں کچھ تو دِل میں اُترے گا، اس کی بر کتیں ملیں گی اور اِن شاءَ اللہ رَحمت کا وافر حصہ بھی ہاتھ آئے گا۔

www.dawateislami.net

عُلَما و صُلَحا کی بارگاہ میں بچوں کو لے جانا مفید ہوتا ہے

سُوال: اِمامُ الْحَرَمَیْن حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الملک بِن عبدُ اللہ جُوَینی رحمۃُ اللہِ علیہ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اُستاد ہیں، انہیں دیکھ کر ہی حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ عِلمِ دِین حاصِل کرنے کی طرف مائل ہوئے تھے، یہ فرماتے ہیں: مجھے جو مقام و مَرتبہ مِلا اس کا ظاہری سبب یہ ہے کہ میرے والِد مجھے عُلَما اور صُلَحا کی بارگاہ میں لے جایا کرتے تھے اور ان سے میرے لیے دُعائیں کروایا کرتے تھے۔ یہ اِرشاد فرمایئے کہ کیا عُلَما و صُلَحا کی بارگاہ میں اب بھی بچوں کو لے جانا اور ان سے بچوں کے حق میں دُعائیں کروانا فائدہ مند ہے؟

(مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: عُلَما و صُلَحا کی بارگاہ میں بچوں کو لے جانا بے شک فائدہ مند ہے، اِس میں کوئی شک وشُبہ نہیں ہے۔ کسی بھی نیک آدمی سے بچوں پر نظر ڈلوائی اور ان کے حق میں دُعا کروائی جا سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے فتاویٰ رضویہ، جلد 22 صفحہ 394 پر کچھ اِس طرح تحریر فرمایا ہے کہ ایک مَرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شِہابُ الدِّین سُہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ مِنیٰ شریف میں موجود مسجدِ خَیف شریف کی صَفوں میں آ جا رہے تھے۔ کسی نے عرض کی: آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ اِرشاد فرمایا: میں اس لیے یہ کر رہا ہوں کہ اللہ پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جب ان کی نگاہ کسی پر پڑ جاتی ہے تو اسے ہمیشہ کی سعادت عطا فرما دیتی ہے۔[1]

---

1 ... حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ محمد عبدُ الرَّءُوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا شَیخ شِہابُ الدِّین سُہروَردی رحمۃُ اللہِ علیہ ایامِ مِنیٰ میں مسجدِ خَیف شریف میں صَفوں پر دورہ فرما رہے تھے۔ کسی نے وجہ پوچھی، فرمایا: لِلّٰہِ عِبَادٌ اِذَا نَظَرُوْا اِلٰی شَخْصٍ اَکْسَبُوْہُ سَعَادَۃَ الْاَبَدِ فَاَنَا اَطْلُبُ ذٰلِکَ یعنی اللہ پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جب ان کی نگاہ کسی شخص پر پڑ جاتی ہے تو اسے ہمیشہ کی سعادت عطا فرما دیتی ہے، میں اسی نگاہ کی تلاش میں دورہ کرتا ہوں۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 1 / 485)

www.dawateislami.net

یاد رہے! کسی کھلاڑی، فلم ایکٹر اور ڈانسر سے اپنے بچّوں کو ملوانا سعادت کی بات نہیں بلکہ بَربادی والا کام ہے۔ اگر کوئی شخص نیکیوں کے حوالے سے مشہور نہیں مگر وہ نمازی ہے، داڑھی والا ہے، عمامہ شریف سجاتا یا ٹوپی پہنتا ہے تو یوں دیکھ کر عام طور پر اَندازہ ہو جاتا ہے تو اِس طرح کا اگر کوئی نیک بندہ ہو تو اُس کے پاس اپنے بچّوں کو نظر ڈلوانے کے لیے لے جائیں، بھلے دَم نہ بھی کروائیں، صِرف اس کے سامنے بچّوں کو کھڑا کر دیں یا اُس کے ہاتھ میں دے دیں تو اس کی نیک نظر پڑ گئی اور اس نے بچّوں کو اُٹھا کر چوم لیا تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

زبان کی لُکْنَت دُور کرنے کا وَظیفہ

سُوال: جس کی زبان بات کرتے کرتے اٹکتی ہو اس کے لیے رُوحانی وَظیفہ عطا فرما دیجیے۔ (شارجہ سے سُوال)

جواب: ہر نماز کے بعد سات مَرتبہ یہ چار آیات پڑھیں، اگر سات بار نہیں پڑھ سکتے تو ایک ہی بار پڑھ لیا کریں:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾ (پ16، طٰہٰ:25تا28)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔

پہلی آیت کے شروع میں لفظ ”قَالَ“ ہے وَظیفہ کرتے ہوئے اِس لفظ کو نہیں پڑھنا۔ اگر پڑھا تو یہ حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کے قول کی حکایت ہو جائے گی کہ یہ ان کی دُعا ہے۔ انہوں نے بچپن میں مُنہ میں انگارا رکھا تھا جس کی وجہ سے زبان شریف میں گرہ پیدا ہوئی تو اللہ پاک نے انہیں یہ دُعا تعلیم فرمائی۔ اگر بچہ ہَکلاتا ہو اور وہ خود یہ آیات نہ پڑھ سکتا ہو تو ماں باپ یا کوئی بھی جو صحیح قرآنِ پاک پڑھ سکتا ہو وہ پڑھ کر اس پر دَم کر

دیا کرے اللہ کریم اس کی زبان کی گرہ کھول دے گا۔

اِغوا سے حفاظت کی اِحتیاطی تدابیر اور اَورادو وَظائف

سُوال: آج کل بچے بہت زیادہ اِغوا ہو رہے ہیں لہٰذا اِس حوالے سے اِحتیاطی تدابیر اور اَورادو وَظائف بتا دیجیے۔(حیدر آباد سے سُوال)

جواب: جی ہاں! آج کل بچوں کے اِغوا ہونے کا سِلسلہ جاری ہے۔ اللہ پاک کرم فرمائے پتا نہیں بچوں کو کیوں اِغوا کیا جا رہا ہے۔ مجھے صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذَریعے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ حال ہی میں زَم زَم نگر (حیدر آباد) میں ایک چھ سالہ بچی کو اِغوا کیا گیا اور پھر دوسرے دِن اُس کی لاش بوری میں بند ٹکڑوں کی صورت میں ایک کَچرا کونڈی کے ڈھیر سے ملی۔ بے چاری چھ سالہ بچی کو اِس طرح بے دَردی کے ساتھ شہید کر کے کَچرا کُونڈی پر ڈال دینا سمجھ سے باہر ہے۔ عموماً دُشمنی اور خاندانی مَسائل کی بِنا پر لوگ اِس طرح کی وارداتیں کرتے ہیں۔ اس واقعے میں بے چاری بچی کے ماں باپ کے لیے بڑے صَدمے کی بات ہے اللہ پاک انہیں صَبر عطا فرمائے۔ اِسی طرح تاوان کی رَقمیں وُصول کرنے کے لیے جب کسی کے بچے کو اُٹھایا جاتا ہو گا تو اس کے پورے خاندان، کنبے اور قبیلے کی نیند اُڑ جاتی ہو گی! ظاہر ہے بچوں کے اِغوا کی وارداتیں کرنے والے مَدَنی چینل نہیں دیکھتے ہوں گے کیونکہ اگر دیکھتے تو پھر اس طرح کے کام نہ کرتے۔ بچے اِغوا کر کے لوگوں کو پریشان کرنے والوں کو اللہ پاک ہدایت نصیب فرمائے اور کاش! انہیں یہ سوچنے کی توفیق مِل جائے کہ بچے اِغوا کرنا گناہ کا کام ہے اور انہیں عنقریب مرنا ہے۔

بچوں کو تنہا نہ چھوڑا جائے

بچوں کی حِفاظت کے لیے ایک اِحتیاطی تدبیر یہ ہے کہ بچوں کو تنہا نہ چھوڑا جائے اور آنے جانے میں ان کے ساتھ کوئی نہ کوئی بڑا ضَرور موجود ہو کیونکہ تنہا ہونے کی صورت میں

www.dawateislami.net

یقیناً اُن کے اِغوا ہونے کا خطرہ بڑھ جائے گا اور کسی بڑے کا ساتھ ہونے کی صورت میں کم ہو جائے گا۔ نیز بچّوں کو یہ تربِیَت بھی دی جائے کہ انہیں جب کوئی پکڑنا چاہے تو وہ رونا دھونا اور چیخ و پکار شروع کر دیں تاکہ اِغوا کرنے والے اس خوف سے گھبرا کر بھاگ جائیں کہ لوگ اکٹھے ہو کر انہیں کہیں پکڑ نہ لیں۔ بچّوں کا یہ ذہن بھی بنایا جائے کہ کوئی کتنا ہی لالچ دے، ٹافیاں اور کھلونے دِکھائے مگر وہ اُس کے ساتھ نہ جائیں۔ ہمیں گھر میں شروع سے ہی یہ تعلیم و تربِیَت دی گئی کہ کوئی پیسا یا کوئی اور چیز دے بلکہ میری والدہ تو یہاں تک کہتی تھیں کہ اگر کوئی سونے کا ڈھیر بھی تمہارے سامنے کر دے تب بھی اس کے پاس نہیں جانا۔

بچّوں کی حِفاظت کا وَظیفہ

بچّوں کی حِفاظت کا وَظیفہ یہ ہے کہ اوّل و آخر ایک بار دُرُود شریف اور گیارہ بار "یَاحَافِظُ یَاحَفِیْظُ" پڑھ کر اگر بچّوں پر دَم کر دیا جائے تو حفاظت کا حِصار مل جائے گا اور اِن شاءَ اللہ کوئی انہیں اِغوا نہیں کر پائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلس روحانی علاج کے تحت ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں بلکہ ہزاروں بستے قائم ہیں اور عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں بھی بستہ قائم ہے لہٰذا تعویذاتِ عطّاریہ کے بستوں سے حِفاظت کا تعویذ حاصِل کر کے بچّوں کو پہنا دیا جائے تاکہ اگر کوئی انہیں اِغوا کرنا چاہے تو اس وقت انہیں چیخ و پکار یاد آ جائے اور وہ چیخنا پکارنا شروع کر دیں یا اللہ پاک اُن کی مدد کے لیے کسی کو بھیج دے اور اِغوا کرنے والے اُسے دیکھ کر بھاگ جائیں یا اِغوا کرنے کے لیے جب وہ بچّوں کی طرف ہاتھ بڑھائیں تو اُن پر خوف طاری ہو جائے اور وہ اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوں تو تعویذ کی بَرَکت سے اللہ پاک کی طرف سے اس طرح کے اَسباب پیدا ہو سکتے ہیں اور یوں تعویذ کے ذَریعے بچّوں کی حِفاظت کی صورت بن سکتی ہے۔

بڑوں کی حِفاظت کا وَظیفہ

بڑوں کے لیے حِفاظت کا وَظیفہ یہ ہے کہ جب وہ وُضو کریں تو ہر عُضو دھوتے وقت ایک بار "یَاقَادِرُ" پڑھ لیا کریں مثلاً جب وُضو شروع کریں تو سیدھا اور اُلٹا ہاتھ دھوتے ہوئے ایک بار "یَاقَادِرُ" پڑھ لیں، اِسی طرح جب ایک بار کُلّی کر لیں تو دوسری بار کلی کرنے سے پہلے ایک بار "یَاقَادِرُ" پڑھ لیں، پھر جب ایک بار ناک میں پانی چڑھا لیں تو اب رُک جائیں اور ایک بار "یَاقَادِرُ" پڑھ کر مزید دو بار ناک میں پانی چڑھا لیں۔ اِسی طرح ہر عُضو دھوتے اور سر کا مسح کرتے وقت ایک بار "یَاقَادِرُ" پڑھ لیں، اس کے ساتھ ساتھ دُعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں مگر دُعاؤں کی جگہ دُرُود شریف پڑھنا افضل ہے لٰہذا دُرُود شریف پڑھ لیا جائے۔ اگر لوگ اِس طرح اِحتیاطیں بَرتیں گے اور اَوراد و وَظائف پڑھیں گے تو اِن شاءَ اللہ بہتریاں آئیں گی۔

بیسن پر وُضو کرتے ہوئے "یَاقَادِرُ" پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا واش روم میں بیسن پر وُضو کرتے ہوئے بھی "یَاقَادِرُ" پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: آج کل پیسے والے لوگوں کے گھروں میں آسائشوں کا پورا اِنتظام ہوتا ہے اور زبردست ڈیکوریشن ہوتی ہے۔ اِسی طرح متوسط یعنی دَرمیانے طبقے کے لوگوں اور جو صِرف نام کے غریب ہوتے ہیں ان کے گھروں میں بھی ڈیکوریشن اور سجاوٹیں ہوتی ہیں مگر وُضو خانہ نہیں ہوتا۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ لوگوں میں سے بھی کسی کسی کے گھر وُضو خانے کا اِہتمام ہوتا ہے حالانکہ گھروں میں وُضو خانہ بنانے کی بارہا ترغیب دِلائی گئی ہے اور راہ نُمائی کے لیے مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ "وُضو کا طریقہ" نامی رِسالے میں وُضو خانے کا نقشہ بھی چھاپا گیا ہے۔ عام طور پر گھروں میں بیسن پر وُضو کیا جاتا ہے اور بیسن واش روم کے ساتھ بنا ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! اگر بیسن واش روم کے ساتھ بنا ہو تو وُضو کرتے ہوئے

www.dawateislami.net

”یا قَادِرُ“ اور وُضو کرنے سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰہ“ نہیں پڑھ سکتے۔ چونکہ وُضو سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰہ“ پڑھنا مستحب ہے اور فقط اللہ پاک کا نام لینا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ (بحر الرائق، 1/39) اس لیے واش روم میں لگے ہوئے بیسن پر وُضو کرنے کے باعث اگر اسے چھوڑنے کی عادت بنائیں گے تو گناہ گار ہو جائیں گے لہٰذا ایسی صورت میں ”بِسْمِ اللّٰہ“ پڑھنے کے لیے واش روم سے باہر نکلنا ضروری ہو جائے گا۔

W.C اور بیسن دونوں کو الگ الگ کیجیے

اگر واش روم کا اِحاطہ بڑا ہو تو W.C یا کموڈ (Commode) کو سلائیڈنگ ڈور یا گلاس (یعنی شیشہ) لگا کر اِس طرح کور کر لیں کہ یہ دیکھنے میں الگ لگے تو اس صورت میں بیسن پر وُضو کرتے ہوئے ”یا قَادِرُ“ اور ”بِسْمِ اللّٰہ“ پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ یاد رہے خالی پلاسٹک کا پردہ لگا کر W.C یا کموڈ کو کور کرنے سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس کے لیے کسی سولِڈ چیز مثلاً لکڑی، سیمنٹ، اَیلومینیم یا ہارڈ بورڈ کی دِیواریں لگا کر کَوَر کرنا ضروری ہے۔ میں نے اپنے گھر کے واش روم میں اور فیضانِ مدینہ میں اپنے زیرِ اِستعمال واش روم میں W.C کو اسی طرح کَوَر کیا ہوا ہے۔ مجھے کبھی کبھار جب اَرب پتی لوگوں کے گھروں میں جانے کا اِتّفاق ہوتا ہے تو وُضو کرنے میں مَزہ نہیں آتا کیونکہ بیسن پر کھڑے کھڑے وُضو کرنا پڑتا ہے۔ جن گھروں میں بیسن پر وُضو کرنا پڑتا ہے یا تو ان گھروں میں بڑے بوڑھے نہیں ہوتے ہوں گے یا پھر بے چارے کھڑے کھڑے وُضو کرتے ہوں گے جس کے باعث بے چاروں کی ٹانگوں میں دَرد ہو جاتا ہو گا اور بسا اوقات وہ گر بھی پڑتے ہوں گے۔ خیال رہے کہ جب بوڑھا آدمی گِرتا ہے تو اگر اس کی کسی نازک جگہ پر چوٹ آ جائے یا پھر ہڈیاں ٹوٹ جائیں تو وہ اُٹھ نہیں سکتا بلکہ اُسے کندھے پر اُٹھا کر لے جانا پڑتا ہے اور پھر بے چارے کو تکلیفیں اُٹھا کر زندگی کے سال دو سال پورے کرنے پڑتے ہیں کیونکہ کمزور ہونے کے باعث ہڈیاں آسانی سے جُڑتی

www.dawateislami.net

نہیں ہیں۔ آج کل گھروں میں لوگ طرح طرح کی آسائشیں، سوئمنگ پول اور حوض بناتے ہیں مگر وُضو خانہ بنانے کے لیے اُن کے پاس دو گز جگہ نہیں ہوتی۔ اپنے گھروں میں ایسی جگہ کہ جہاں وُضو کرنے میں سُستی نہ ہو مسجد کے وُضو خانے کی طرح ایک وُضو خانہ بنائیے اور اس میں ایک یا دو نل لگائیے اِن شاءَ اللہ وُضو کرنے میں بہت سہولت ہو جائے گی۔ اگر اس نیت سے اپنے گھر میں وُضو خانہ بنائیں گے کہ اللہ پاک کا نام لے سکیں، دُرُودِ پاک پڑھ سکیں اور "یَاقَادِرُ" پڑھ سکیں تو یہ وُضو خانہ بنانا بھی عبادت بن جائے گا۔ وُضو خانہ کس طرح بنایا جائے اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے "وُضو کا طریقہ" نامی رِسالہ حاصل کر کے اس کا مُطالعہ کیجیے، اس رِسالے میں وُضو خانہ بنانے کے مَدَنی پھول اور تَصویر بھی دی گئی ہے کہ کس طرح وُضو خانہ بنانا ہے۔

کارٹون والی چپل پہننا کیسا؟

سوال آج کل بچّے کارٹون والی چپل اور کارٹون والے کھلونے لینے کی ضِد کرتے ہیں، جبکہ ہم نے بڑوں سے سنا ہے کہ کارٹون والی کوئی چیز گھر میں نہیں رکھنی چاہیے، اس بارے میں شَرعی راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب جو کارٹون کسی ذِی روح یعنی جاندار مثلاً کسی ایسے زِندہ انسان یا جانور کی حِکایت کرے جو پایا جاتا ہو تو ایسا کارٹون بنانا، ناجائز اور ممنوع ہے، کیونکہ وہ تصویر کے حکم میں ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 8/266، تحت الحدیث: 4489) رہا تصویر والے جُوتوں کا معاملہ! تو جُوتے میں جیسی بھی تصویر ہو، بھلے کسی انسان کی صحیح تصویر بھی ہو تب بھی اگر بچہ وہ جوتا پہنتا ہے تو کوئی مُمانعت نہیں ہے، کیونکہ جوتا توہین کی جگہ ہے، اس پر موجود تصویر نہ رحمت کے فرشتوں کے لئے رکاوٹ ہے اور نہ ہی نماز میں اِس سے کوئی مسئلہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت، 1/629، حصہ: 3 ماخوذاً) البتّہ جوتے پر جاندار کی تصویر بنانے والا گناہ گار ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 8/266، تحت الحدیث: 4489) جائز کھلونوں

www.dawateislami.net

سے کھیلا جاسکتا ہے، لیکن انہیں توہین کی جگہ پر رکھا جائے۔ بعض لوگ کھلونوں کے لئے گھر میں شوکیس یا خانے بنواتے ہیں اور اُن میں ایسی تصاویر والے کھلونے رکھتے ہیں جو جاندار کی حکایت کر رہے ہوتے ہیں، اس پر وعید ہے اور ان کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری، 2 / 385، حدیث: 3225) البتہ ایسے کھلونے اگر اِدھر اُدھر پڑے ہوں اور ٹھوکروں میں آرہے ہوں تو پھر ممانعت نہیں ہے۔

بچّوں کے ساتھ نرمی کیجئے

سُوال: کیا کھیلنے کُودنے والے چھوٹے بچّوں کو والدین کی خدمت کرنی چاہیے؟

(ایک چھوٹے بچّے کا سُوال)

جواب: چھوٹے بچّوں کو بھی والدین کی خدمت کرنی چاہیے، ابھی سے خدمت کریں گے تو بڑے ہو کر بھی کریں گے، نیز اِس سے ماں باپ کی دُعائیں ملیں گی اور وہ خوش بھی ہوں گے۔ البتّہ ماں باپ کو چاہیے کہ بچّے کی طاقت اور ہمّت کے مطابق خدمت لیں، اتنی خدمت نہ لیں کہ بچّے پر بوجھ پڑ جائے اور وہ تھک جائے۔ جب بچّہ خدمت کرے تو والدین کو چاہیے کہ اُس کی دِل جوئی اور حوصلہ اَفزائی کریں، دِل جوئی ثواب کا کام ہے اور حوصلہ اَفزائی بچّے کی بیگار ہے۔ دِل جوئی کا دُنیاوی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بچّہ زیادہ کام کرتا ہے اور خُوش دِلی کے ساتھ کرتا ہے۔ جب تک بچّے کی حوصلہ اَفزائی نہیں ہوگی وہ ترقّی نہیں کرے گا۔ اگر بچّے کو ٹوکتے رہیں گے اور تنقید کرتے رہیں گے تو وہ دل توڑ کر بیٹھ جائے گا۔ بچّہ کبھی بہت اچھا کام کرلے تو اُسے اِنعام بھی دینا چاہیے اور دُعائیں دینی چاہئیں، ایسا نہ ہو کہ ہر وقت بچّے کو کوستے اور پیٹتے رہیں، کیونکہ اگر قبولیت کی گھڑی ہوئی اور اُس کو بددُعا لگ گئی تو رونا بھی آپ کو پڑے گا۔ جو والدین ہر وقت اپنے بچّوں کو ڈانٹتے رہتے ہیں ان میں علم اور تربیَت کی کمی

www.dawateislami.net

ہوتی ہے۔ ماں، بچّوں کے ابو کا ذہن بنائے گی کہ ”تم نے اس کو سر پہ چڑھا کر رکھا ہے، تم اس کو کچھ بولتے نہیں ہو، اِسے مارتے نہیں ہو، اِس کی پٹائی کرو، باپ کا رُعب ہوتا ہے، سختی کرو۔“ اگر باپ ان باتوں میں آجائے تو اولاد آگے چل کر ایسی باغی ہوتی ہے کہ بڑی ہو کر ماں باپ کو اولڈ ہاؤس (Old House) کا راستہ دِکھاتی ہے۔ ماں باپ کی اپنی بھلائی اِسی میں ہے کہ نرمی کریں اور پیار کریں، ٹھیک ہے کہ ضرورتاً شریعت کی حد میں رہ کر سختی بھی کی جاسکتی ہے، لیکن بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ اور ٹوک ٹاک ٹھیک نہیں ہوتی، بلکہ نقصان دہ ہوتی ہے۔

بچے ضِد کیوں کرتے ہیں؟

سُوال: چھوٹے بچے بہت ضِدّی ہوتے ہیں ان کی ایسی تربِیَت کس طرح کی جائے کہ یہ ضِدی نہ بنیں اور جب یہ ضِد کر رہے ہوں اُس وقت ایسا کیا کیا جائے کہ یہ ضِد سے باز آجائیں؟ نیز بچوں کی تربِیَت کے حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: اگر یہ ضِد نہیں کریں گے تو انہیں بچہ کون بولے گا؟ بچے کچھ نہ کچھ ضِد تو کرتے ہی ہیں ان سے بڑوں کو سیکھنا چاہیے گویا وہ ضِد کر کے اپنے بارے میں بتا رہے ہوتے ہیں کہ میں بچہ ہوں لیکن آپ بچے نہیں ہیں لہٰذا آپ ضِد نہ کیا کریں۔ یعنی ضد کرنا بچوں کا کام ہے بڑوں کا کام نہیں ہے۔

بچوں کے مستقل طور پر ضِدّی بن جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ والدین شروع سے ہی ان کی ہر ضِد پوری کرتے آرہے ہوتے ہیں تو بچے بڑے ہو کر بھی اِسی عادت میں مبتلا رہتے ہیں۔ شروع شروع میں بچہ بہت پیارا لگتا ہے جو مانگتا ہے اس سے بڑھ کر دِلا دیا جاتا ہے لیکن کچھ بڑا ہونے کے بعد اس کی ہر مانگ پوری نہیں کی جاتی، اِس طرح بچے کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ پہلے جو مانگتا تھا مل جاتا تھا لیکن اب میرے مُطالبات پورے

www.dawateislami.net

نہیں کیے جاتے، یوں وہ ضِد شروع کر دیتا ہے۔ بعض اوقات واقعی خواہ مخواہ کی ضِد کر رہا ہوتا ہے لیکن اس کا ہر گز یہ حل نہیں ہے کہ بچّے کو مار پیٹ شروع کر دی جائے بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ بچّے کی ضِد پوری کرنا چھوڑ دیں آہستہ آہستہ اس کی عادت نکل جائے گی۔ اِس میں بھی یہ نہ ہو کہ ایک دَم سے بچّے کو سب کچھ دِلانا چھوڑ دیں بلکہ کبھی کبھی ضِد پوری بھی کر دیا کریں ورنہ بچّہ باغی اور والدین سے بد ظن ہو جائے گا، اس کے ذہن میں غیر محسوس طور پر یہ بات جم جائے گی کہ میرے ماں باپ مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔ ایسے ہی بچّے ہوتے ہیں جو بڑے ہو کر کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں ہمارے والدین کا پیار نہیں ملا! بہتری اِسی میں ہے کہ حکمتِ عملی سے اپنے بچوں کی ضِد کی عادت ختم کریں۔ یاد رکھیے! یہ عادت ایک دَم ختم نہیں ہو سکتی۔ بعض والدین اپنی اَولاد کے ساتھ اِنتہائی نامناسب رَوَیّہ اِختیار کرتے ہیں ان کو بات بات پر جھاڑتے ہیں بلکہ مار دھاڑ بھی کرتے ہیں، ان کی کوئی ضِد پوری نہیں کرتے، ان کا مان نہیں رکھتے، خرچہ کرتے ہیں لیکن بچّے کے کہنے پر نہیں کرتے اپنے طور پر جو سمجھ آتا ہے کرتے رہتے ہیں، اِس طرح بچّے اپنے والدین سے باغی ہو جاتے ہیں اور پھر بے چارے نافرمانی پر اُتر کر اپنی آخرت خراب کر بیٹھتے ہیں۔

بچوں کی ضِد دُور کرنے کا روحانی علاج

بچّہ اگر ضِد کرتا ہو اور والدین میں سے کوئی صحیح قرآنِ پاک پڑھنا جانتا ہو تو روزانہ ایک ایک بار یا تین تین بار سورۂ فلق اور سورۂ ناس اَوَّل آخر ایک بار یا تین بار دُرُود شریف پڑھ کر بچّے پر دَم کریں اِن شاءَ اللہ بہتری آئے گی۔

ہاؤ اور بھاؤ کون ہیں؟

سُوال: بڑے بعض دفعہ بچّوں کو ڈرانے کے لئے کہتے ہیں کہ ”ہاؤ آجائے گا، یا بھاؤ آجائے گا، یا ہاؤ! اِسے لے جاؤ“ یہ ہاؤ اور بھاؤ کون ہیں؟ جو نظر بھی نہیں آتے اور بچّے اِن سے

www.dawateislami.net

ڈرتے بھی ہیں۔(محمد دانیال عطاری۔ طالبِ علم مدرسۃُ المدینہ کورنگی نمبر ڈھائی، کراچی)

جواب یہ ہاؤ اور بھاؤ فرضی نام ہیں، اِن کا کوئی وُجود نہیں ہے۔ بچّوں کو اِس طرح بولنا کہ ”بھاؤ آجائے گا، تجھے لے جائے گا، یا تجھے فقیر لے جائے گا، وہ دیکھو بھاؤ“ بعض صُورتوں میں جھوٹ بھی ہوتا ہے اور ماں باپ کے نامۂ اعمال میں گُناہ لکھا جاتا ہے۔(ابوداود، 4/387، حدیث: 4991ماخوذاً) مزید اِس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بچّہ ڈرپوک ہوجاتا ہے اور اُس کے دل میں ڈر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر فجر کے لئے اندھیرے میں نکلنے سے بھی ڈرتا ہے۔ بچّوں کو بہادُر بنانا چاہیے، ڈرپوک نہیں بنانا چاہیے۔ بعض اَوقات ماں باپ بچّے سے کہتے ہیں کہ ”تمہیں کھلونا لاکر دیں گے، بسکٹ دیں گے، چاکلیٹ دیں گے، یہ دیں گے اور وہ دیں گے“ اور نیّت یہ ہوتی ہے کہ ”صرف بہلا رہے ہیں، لاکر نہیں دیں گے۔“ اِس طرح جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ اللہ پاک ہم سب کو سچّا کردے۔

بغیر اِجازت ابّو کی بائیک چلانا کیسا؟

سُوال بعض بچّے بغیر پوچھے اپنے ابّو کی بائیک چلاتے ہیں اور خاموشی سے آکر کھڑی کر دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟(محمد طلحہ عطاری۔ طالبِ علم شعبۂ حفظ مدرسۃُ المدینہ عزیز آباد، کراچی)

جواب اِس میں تین غلطیاں سامنے آرہی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ابّو کی اجازت کے بغیر بائیک لی، ظاہر ہے کہ اِس میں اُن کی رِضامندی نہیں ہوگی اور اُنہیں پتا چلے گا تو ناراض بھی ہوں گے۔ دوسری غلطی یہ کی کہ بغیر لائسنس گاڑی چلائی، جبکہ تیسری غلطی یہ کی کہ چھوٹی عُمر میں گاڑی چلائی، کیونکہ 18 سال سے کم عُمر بچّوں کو گاڑی چلانا منع ہے، ایکسیڈنٹ کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے اور 18 سال سے کم عُمر بچّوں کا لائسنس بھی نہیں بنتا۔ بغیر اِجازت اور وہ بھی چھوٹی عُمر میں گاڑی نہیں چلانی چاہیے، کیونکہ اِس میں جان کا خطرہ بھی ہے اور گاڑی بھی

www.dawateislami.net

ٹُوٹ پھُوٹ کا شکار ہو سکتی ہے جس میں ابّو کا نقصان ہے۔ اگر کسی کو ٹکّر ماردی یا کسی کا نقصان کر دیا تو پھر کیس ہو جائے گا اور کراچی میں تو بچّوں کی بھی جیل ہے، ایسا کرنے پر بچّہ چھوٹ کر نہیں جا سکے گا اور اُسے جیل میں ڈال دیا جائے گا، پھر امّی، ابّو اور خاندان والے الگ پریشان ہوں گے، رونے دھونے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور جیل سے جانے نہیں دیا جائے گا۔ اِن سب چیزوں میں نہ جانے کتنا پیسا بھی خرچ ہو جائے گا، اِس لئے خوب احتیاط کرنی ہے اور ملک و شریعت کا قانون بھی نہیں چھوڑنا۔

بچّوں کو بھی دوسروں کو سَلام کرنا چاہیے

سُوال بعض بچّے سَلام کرنے میں شرماتے ہیں، ہمیں کس کس کو سَلام کرنا چاہیے؟

(چھوٹا بچّہ سیّد محمد عبّاس عطّاری)

جواب بچّوں کو بھی سلام کرنا چاہیے، تاکہ عادت پڑے۔ جو بھی بڑے ہیں، جیسے امّی، ابّو، باجی، بھائی چاچو، انکل، آنٹی اور پڑوس میں رہنے والے بلکہ جو بھی مسلمان ہیں اُنہیں آمنا سامنا ہونے پر یا موقع ملنے پر سلام کرنا چاہیے۔ کوئی گھر آئے تو سلام کریں، کسی کے گھر جائیں تو سَلام کریں۔ ابھی سے عادت ڈالیں گے تو اِن شاءَ اللہ آگے چل کر یہ عادت کام آئے گی۔

* * * * * * * * * * * * *

نوٹ

صفحہ 3،4 اور 10 پر موجود سوالات شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں البتہ جوابات امیرِ اہلِ سُنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ہی عطا کردہ ہیں۔

www.dawateislami.net

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

بچوں، بوڑھوں اور مریضوں کو پیار دیجئے۔

(15 رمضان المبارک 1442ھ رات)

978-969-722-167-7
01082182

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net